ٹورانٹو - کنیڈا

پندرہ روزہ

الہلال

قیمت ۵۰ سینٹ

۲۲ رجب ۱۴۰۲ھ
۲۵ اپریل ۱۹۸۲ء

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان - شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

شمارہ نمبر ۳
جلد نمبر ۳

جنرل ضیاء نے صدارتی نظام کی حمایت کا اعلان کر دیا

بالغ رائے دہی کی بنا پر صدارتی انتخابات کے بعد قومی اسمبلی اور دوسرے اداروں کے انتخابات ہونے چاہئیں

جمہوری یا اسلامی نظام حکومت کے بارے میں ریفرنڈم ہو سکتا ہے

طلبہ کی تحریک کے ذمہ دار والدین اور اساتذہ دونوں ہیں

لاہور — صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق نے کہا ہے [illegible]

[illegible]

کراچی اور لاہور میں طلبہ کے مظاہرے پولیس نے آنسو گیس پھینکی

پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا دفتر نذرِ آتش کر دیا

[illegible]

بیگم معراج الدین کی رہائی کا مطالبہ

[illegible]

اکالی لیڈر ملک سنگھ بھاٹیا کو دربار صاحب کے صحن میں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا

دوسرے سکھ لیڈر سریندر سنگھ بینڈا کی مسخ شدہ لاش امرتسر کے نواح سے ملی ایک ہندو بیوپاری بھی قتل ہو گیا

سکھوں کو آپس میں لڑانے کا مقصد ہندوؤں کو تحفظ دینا ہے

۲۵ ریلوے سٹیشن نذرِ آتش کر دیئے گئے

[illegible]

طلبہ زہر کا گھونٹ پی لیں

اب اساتذہ کی باری ہے

[illegible]

امرتسر میں آوارہ کتوں کا راج

[illegible]



[illegible]

خواتین کو برہنہ کر کے سڑکوں پر پھرایا گیا

پولیس با اثر خاندان کے لوگوں کا منہ دیکھتی رہی

ملزموں نے ایک شخص کی انگلیاں کاٹ دیں بازو اور ٹانگیں توڑ دیں

عورتیں چیخ و پکار کر رہی تھیں

ظالموں نے باپردہ اور باحیا خواتین کو ماتم کرنے پر مجبور کر دیا

نواب پور سراپا احتجاج بن گیا

ہزاروں افراد کا جلوس







ہم خدا اور حکومت سے انصاف کے لئے فریادی ہیں

ظالموں کو سنگسار کیا جائے، ورنہ ہمیں گولی مار دی جائے

ہم پر قیامت ٹوٹ چکی ہے۔ ہم کیوں زندہ ہیں زمین کیوں نہیں پھٹتی کہ ہم اس میں سما جائیں

مقتول کے ایک رشتہ دار خاتون دل کا دورہ پڑنے سے جاں بحق ہو گئیں









نواب پور کیس میں ۳۴ ملزموں کو سزا سنا دی گئی

نو مجرموں کو پندرہ کوڑے فی کس اور دس مجرموں کی زمین جائیداد ضبط

سانحہ نواب پور کے خلاف لاہور

پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو کینیڈا

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
سنو! جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہے اور نہ غم ہوگا (القرآن)

عذابِ خداوندی کو دعوت نہ دیجئے

خصوصی فوجی عدالت نے سرسری سماعت کے بعد سانحۂ نواب پور کے ملوث ۲۲ مجرموں کو ایک سال سے تین سال تک کی قید با مشقت اور پچاس ہزار روپے سے پانچ لاکھ روپے تک کے جرمانے کی سزائیں سنائی ہیں۔ ان میں سے ۱۰ افراد کو پندرہ پندرہ کوڑے لگانے اور ۵ مجرموں کی زرعی اراضی ضبط کرنے کی سزائیں بھی سنائی ہیں۔

مارشل لاء حکام نے اس انتہائی شرمناک سانحہ میں ملوث مجرموں کو گرفتار کروا کر اور انہیں سرسری سماعت کے بعد سزائیں دینے میں جس تندہی اور سرعت سے کام لیا وہ اطمینان بخش ہے لیکن ہمارے نزدیک مجرموں کو دی جانے والی سزائیں ناکافی ہیں۔ یہ سزائیں ان کے جرم کی سنگینی، ان کی وحشیانہ و بہیمانہ نوعیت، اس کے ان گہرے اثرات سے جو متاثرہ خواتین، ان کے خاندان، ان کی برادری اور خود نواب پور کے شہریوں پر مرتب ہوئے، کوئی مناسبت نہیں رکھتیں۔ ایک لاکھ روپے جرمانے اور پندرہ کوڑوں کی سزا قرآن بعض نوجوانوں کو بھی دی گئی جو ایک جلسہ میں گڑبڑ کرنے کے بعد بطور ذمہ دار قرار دیئے گئے تھے۔ کیا نواب پور کے ان وحشیوں اور درندوں کا جرم اس قدر معمولی تھا کہ خواتین کی شناخت کے خدا ترس، نیک، اسلام کی سربلندی کے لیے دیانت دار کام کرنے والے نوجوانوں کے بیشتر جرم کی سزا کے برابر رکھی گئی۔ بلاشبہ مجرموں کی زرعی اراضی بھی ضبط کی گئی ہیں لیکن مجرم اس اراضی کو چند برسوں کے بعد جب مارشل لاء رخصت ہو چکا ہوگا، رشوت، اثر و رسوخ اور ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر کے بحال کرا سکیں گے اگر وہ بحال نہ کرا سکیں تب بھی اراضی کی ضبطی اور جرمانے کی صورت میں انہیں جو مالی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے اس کی وہ تلافی کر لیں گے لیکن اس معزز خاندان اور اس کی پاکدامن، باحیا اور پردہ دار خواتین کی عزت و آبرو کو جو نقصان پہنچا اس کی تلافی کس طرح ہوگی؟

ہمارے نزدیک اس بدترین جرم اور درندگی کی سزا، سزائے موت سے کم نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ ایک سول عدالت بھی ان ننگِ انسانیت مجرموں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرتی۔ [illegible] یہ کیسی بات اور طریق کار ہے کہ معمولی جیسا کہ [illegible] نوجوانوں کے ان افعال پر جنہیں جرم قرار نہیں دیا جا سکتا یا جن کا انہیں تنہا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا، بڑی بڑی سزائیں نافذ کی جائیں اور ایسے مجرموں کو جنہوں نے انسانیت، تہذیب، شرافت، دین و مذہب اور ملک و قوم سے غداری کی ہے اور اسے پوری دنیا میں رسوا کیا ہے۔ اور جو اپنے اس جرم کی وجہ سے موذی درندوں کی سطح سے بھی نیچے گر گئے ہیں، جن کی اس وحشت اور بربریت کو دیکھ کر بھیڑیئے اور جنگلی کتے بھی شرما جائیں، انہیں صرف ایک سال سے تین سال کی قید اور چند کوڑوں کی سزا دی جائے۔ ہم حکام سے یہ پوچھتے ہیں کہ اگر انسانوں کی بستی میں بھیڑیئے اور خوفناک درندے گھس آئیں تو ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے؟ کیا انہیں ہلاک کرنے کے سوا اور کچھ کیا جا سکتا ہے؟ کیا نواب پور کے یہ غنڈے درندوں اور بھیڑیوں سے کم تھے، کیا یہ ان سے بدتر نہیں تھے؟ کیا با پردہ خواتین کو جنہیں کبھی گھر سے باہر نکلتے نہیں دیکھا گیا اور جو قرآن کی تلاوت میں مصروف تھیں، گھر سے نکال کر اور انہیں برہنہ کر کے ان کا بھرے بازار میں جلوس نکالنا، اور جب وہ اپنے ہاتھوں سے پردہ کرنے کی کوشش کریں تو انہیں ڈنڈے مارنا اور انہیں سینہ کھولنے پر مجبور کرنا، کیا ایسا جرم ہے کہ اس کے بعد بھی انہیں اس زمین پر زندہ رہنے اور قید سے چھوٹ کر پھر اس معاشرے میں دندنانے کا حق حاصل ہو سکتا ہے؟ مجرموں کی سزا تو اس سے کم نہیں ہو سکتی کہ انہیں [illegible]

پھانسی دی جاتی، اگر مارشل لاء کے ضابطہ کی رو سے اس کی گنجائش نہ تھی تو چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ایک نیا مارشل لاء ضابطہ جاری کرتے یا ایسا ہوسکتا تھا۔ اور الٹا واقعہ ہے کہ اگر کوئی جمہوری حکومت ہوتی تو صدر، وزیر اعظم یا صوبے کا گورنر خود مستعفی ہو جاتا۔

ہم چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پاکستان سے یہی یہ کہیں گے وہ ان گذارشات پر غور کریں اور ان زمینداروں اور پولیس افسروں کا بھی مواخذہ کریں اور انہیں کیفر کردار کو پہنچائیں جو مجرموں کی پشت پر رہے ہیں اور جن کی حمایت اور پس پردہ شرکت کے بغیر ایسا ہولناک جرم کرنے کی کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی۔ یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ جس خطۂ زمین میں ایک مسلمان جرنیل محمد بن قاسم کو اس لیے بھیجا گیا تھا کہ وہاں چند مسلم خواتین کی عزت، آبرو اور زندگی خطرے میں پڑ گئی تھی، اسی سرزمین میں بڑے بڑے مسلمان جرنیلوں کی حکومت اور اقتدار کے سائے میں غنڈے وحشت و بربریت کا رقص کر رہے ہیں اور باعصمت و باحیا خواتین کو ننگا کر کے ان کا جلوس نکال رہے ہیں، ان کی دیواروں کو گرایا جا رہا ہے اور ان کی چادروں کو تار تار کیا جا رہا ہے۔ اور کسی کی جان مال اور آبرو محفوظ نہیں ہے۔ کہاں ہے وہ عزم جو چادر اور چار دیواری کے تحفظ کے

لیے کیا گیا تھا؟ اسلامی نظام کے نفاذ کے دعویداروں سے ہم یہ کہیں گے کہ وہ ذرا اس دور زریں پر نظر ڈالیں۔ جب اونٹ پر تنہا سفر کرنے والی ایک خاتون کو راستے میں روکا گیا تھا تو اس نے اپنے محل کے اندر سے پکار کر پوچھا تھا کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے؟ اسلامی حکومت کے اس دور میں ایک تنہا خاتون بے خوف ہو کر ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سفر کر سکتی تھی لیکن آج مسلمان خواتین اپنے گھروں میں بھی محفوظ نہیں۔ یہ ہے وہ کونسا اسلامی نظام یہاں نافذ کرنے جا رہے ہو؟

اللہ کی پکڑ سے فرار ممکن نہیں

القرآن

تیرا رب بڑا درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔ وہ ان کے کرتوتوں پر انہیں پکڑنا چاہتا تو جلدی عذاب بھیج دیتا۔ مگر ان کیلئے وعدے کا ایک وقت مقرر ہے اور اس سے بچ کر بھاگ نکلنے کی یہ کوئی راہ نہ پائیں گے۔ یہ عذاب رسیدہ بستیاں تمہارے سامنے موجود ہیں۔ انہوں نے جب ظلم کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان میں سے ہر ایک کی ہلاکت کیلئے ہم نے وقت مقرر کر رکھا تھا۔ (الکہف: ۵۸ – ۵۹)

منافق کی پہچان

السنۃ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔ یہ کہ جب بولے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کرے۔"
(بخاری و مسلم)

حنا کی چادر

غیر سیاسی باتیں
عبد القادر حسن

[illegible] روز ہوئے مجھے بہاولپور سے ایک پیکٹ ملا جس میں ایک دوپٹہ تھا اور اس کے ساتھ ایک خط۔ میں نے خط پڑھا تو پہلی بار اس مصرع کا مفہوم سمجھ میں آیا کہ
ع کس قیامت کے یہ نامے مرے نام آتے ہیں
میں انفرادی مسائل پر نہیں لکھتا اور اس لیے نہیں کہ یہ مسائل اہم نہیں ہوتے۔ یہ پاکستانیوں کے دکھڑے ہوتے ہیں۔ لاچار اور مظلوم پاکستانیوں کے جو بڑی امیدوں کے ساتھ مجھے مخاطب کرتے ہیں اور اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ آٹھ کروڑ پاکستانیوں کے اتنے ہی تعداد میں ذاتی مسائل ہیں جن سے میرا اکیلا قلم [illegible] نہیں ہو سکتا۔
لیکن بہاولپور کی اس بچی نے دوپٹہ بھیج کر جو بات کہہ دی ہے اس کی طرح کے دوسرے مظلوم مجھ سے بے شک ناراض ہو جائیں لیکن میں اس بچی کو جو ہم سب کی بچی ہے (ماسوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اس کی چادر اتار لی ہے) مایوس نہیں کر سکتا۔ یہ مسئلہ اس کا انفرادی ہو یا چند لوگوں کا بہرحال میں آپ سے اجازت لے کر اس کا خط چھاپ رہا ہوں لیکن یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کے سر پر دوپٹہ پہنانے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ تاہم اس نے جن جذبات کے ساتھ مجھے اپنا دوپٹہ بھیجا ہے ان جذبات کو میں رد نہیں کر سکتا۔ افسوس تو صرف یہ ہے کہ میں بہت تاخیر کے ساتھ اس خط کا ذکر کر رہا ہوں۔ میں یہ خط رکھ کر سخت پریشانی ہو جانے کے باوجود بھول گیا۔ خط ملاحظہ فرمایئے۔

"محترم قادر حسن! تسلیمات!
میری بند آنکھوں میں وحدت کی چاہت کی تازہ ترین تصویریں ابھر رہی ہیں اور میری کھلی آنکھوں کے سامنے بہاولپور شہر کی خوبصورت آبادیاں ملبے کے ڈھیر ڈراونے مناظر کی طرح بکھرے ہوئے ہیں۔ چادر اور چار دیواری کا تحفظ کرنے والی حکومت کے کارپردازوں نے چار دیواری کو یہاں تجاوز قرار دے دیا اور بلڈوزروں کے ذریعہ ہماری پردہ دیواریں ڈھا دی گئیں۔ ملبے کے یہ ڈھیر اس علاقے کی پردہ کی اسلامی روایات دفن ہوئی کراہ رہی ہیں اور ان کراہوں میں بہت سے معصوم کھلونوں کی سسکیاں بھی شامل ہیں جو بلڈوزروں سے روندے اور مسلے جانے کے بعد ٹوٹ کر بکھر گئے ہیں۔
چار دیواری گرنے کے بعد ہم بے پردہ ہو کر رہ گئے ہیں اور سر پر چادر بھی اب تجاوز سی محسوس ہو رہی ہے اس لیے اپنی چادر اس کے محافظ صدر پاکستان کو بھیجنا چاہتی ہوں جو خلفائے راشدین کی پیروی کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ خلفاء تو راتوں کو گشت کر کے بھوکے بچوں کے لیے آٹے کی بوری کندھے پر اٹھا کر پہنچایا کرتے تھے اور ان کے بہت بعد بھی ایک مسلمان بیٹی کی فریاد پر محمد بن قاسم لشکر لے کر سندھ آ پہنچا تھا مگر یہاں پیروی کا عملی نمونہ شاید پہلی بار آ رہا ہے کیونکہ ہزاروں ناروں اور فریادوں نے بھی امارت امیر المومنین کے دل کو نہیں پگھلایا اور ان کی طرف سے جھوٹے منہ بھی یہ نہ پوچھا گیا کہ بہاولپور میں یہ کیا کہرام مچا ہے کون لٹ گیا ہے۔
ممکن ہے یہ ان تک اخبار پہنچے ہی نہ ہوں۔ ممکن ہے فریادیں ان کے مقدس کانوں تک پہنچ ہی نہ سکی ہوں۔ ممکن ہے ان تک صرف "سب اچھا ہے" کی خوشخبری ہی پہنچ سکی ہو اس لیے میں یہ چادر ان کی بجائے آپ کو بھیج رہی ہوں تاکہ آپ کے رسائل سے یہ صدر کے ناقابل رسائی ہاتھوں تک پہنچ سکے۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ کام آپ کر سکیں گے یا نہیں۔ تاہم ایک بات کا مجھے اطمینان ہے کہ آپ کے ذریعہ ان تک میری چادر نہ سہی میری بات، میرے جذبات اور احساسات پہنچ جائیں گے۔ قلم کے حوالے سے میں آپ کو قومی احساسات کا امین سمجھتی ہوں مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے اور جرأت کے ساتھ صدر محترم سے کہیں گے کہ چار دیواری کے بعد ایک بیٹی کی طرف سے چادر کا نذرانہ قبول کیجئے۔
چادر اور چار دیواری سے محروم بہاولپور کی ایک بیٹی جو سلامت ہے [illegible]"
صدر پاکستان سے گزارش ہے کہ اس بچی کی چادر میرے پاس امانت پڑی ہے۔ اسے حکم ملے تو ان کو ہر پاکستانی بچی کا پردہ سلامت رکھے۔ آمین۔

زندہ تحریریں

حکمرانوں کی منافقت

دوسری چیز جس کے سبب سے اس کو بار بار وضاحت کرنی پڑتی ہے وہ ہماری قوم کے لیڈروں کی نہایت کھلی ہوئی منافقت ہے اب یہ حقیقت محتاج ثبوت نہیں رہی ہے کہ جو لوگ بھی ہماری قوم کی قیادت فرماتے رہے ہیں وہ منافقت کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ وہ جن چیزوں کا قوم سے بار بار شد و مد کے ساتھ وعدہ کرتے رہے ہیں تمام قرائن و شواہد اس بات کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں کہ ان چیزوں میں سے ایک چیز کو بھی بروئے کار لانا نہیں چاہتے۔ وہ بار بار جمہوریت کا نام لیتے ہیں لیکن انہوں نے اپنے دور اقتدار میں جمہوریت کا ایجنڈا طاق پر رکھ دیا ہے۔ وہ بار بار اسلام کا نام لیتے ہیں لیکن ان کا ہر قدم جو اٹھتا ہے وہ کھلم کھلا اسلام کے خلاف اٹھتا ہے۔ وہ اپنی تقریروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بار بار دہراتے ہوئے نہیں تھکتے۔ لیکن انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مشاہدہ میں جو عملاً اور قولاً جو جسارت دکھائی ہے اس کی مثال مشکل ہی سے کہیں اور مل سکے گی۔ وہ قرآن کا نام بار بار لیتے ہیں لیکن نہ وہ قرآن کی کسی بات سے واقف ہیں اور نہ اس کی کسی بات سے واقف ہونے یا اس پر عمل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ نہ وہ اپنی انفرادی زندگیوں میں اس اسلام کا کوئی ثبوت دیتے ہیں جس اسلام کے ذکر سے ان کی تقریریں معمور ہوتی ہیں اور نہ اپنی سیاسی و اجتماعی زندگی میں اب تک انہوں نے کوئی ایسا قدم اٹھایا ہے جس کو اسلامی قدم سے تعبیر کیا جا سکے۔
اسلام کے دعوے کے ساتھ ساتھ اسلام کی ایسی کھلی خلاف ورزیاں دیکھ کر ہم سمجھتے ہیں کہ قوم کو بجا طور پر یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ جس اسلام کو وہ چاہتی ہے وہ اسلام ان لیڈروں کے اسلام سے بالکل مختلف چیز ہے اور اس کو عملاً اس ملک میں لانے کے لیے ان لیڈروں پر اعتماد کر لینا انتہائی نادانی ہوگی۔ اگر اس کو فی الواقع لانا ہے تو اس کے لیے پورے شعور کے ساتھ جدوجہد کرنی پڑے گی بلکہ عجب نہیں کہ اس راہ میں قربانیاں بھی دینی پڑیں۔ یہ کام بظاہر اس آسانی کے ساتھ ہوتا نظر نہیں آتا جس آسانی کے ساتھ اس کے ہونے کی بہت سے لوگ توقع لیے بیٹھے ہیں۔

مولانا امین احسن اصلاحی
(پاکستان میں کیا شدید طوفان جاہتے ہیں)



جیتی جاگتی زندگی — مسز فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

آپ کا اپنا تجزیہ درست ہے کہ آپ کے اشعار شعری خصوصیات سے عاری ہیں۔ اگر آپ سنجیدگی سے اس صنف کو اپنانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ خصوصاً شاعری کا مطالعہ کریں۔ اردو کے قدیم اور جدید شعرا کا کلام پڑھیں۔ اور مطالعے کی وسعت کے لئے دوسری زبانوں کا شعری ادب بھی پڑھیں۔ اس طرح آپ کے کلام میں روانی اور توازن از خود آ جائے گا۔

میری عمر سولہ سال ہے، ابھی اسکول ہی میں پڑھتی ہوں۔ تقریباً چار سال پہلے ہی جب ہم نے پاکستان سے ... لیکن بیٹے نے ... اس کی شکل و صورت معمولی تھی ...

بیاضِ دل



بیوی نے کبھی اچھے الفاظ استعمال نہیں کئے

ہم سب شریکِ غم ہیں

میں لکنت کا شکار ہوں

آنگن کے پھول



انہوں نے گھر کا لان بنانا چاہا لیکن آنگن کے پھولوں نے لان کے پھولوں کو چند دن بھی برداشت نہ کیا

ادب و ثقافت

شبیر شاہد کی غزلیں

آج سے دس سال قبل شبیر شاہد نامعلوم راستوں کے سفر پر نکل گیا اور آج تک لوٹ کر نہیں آیا۔ وہ زندہ ہے یا خدا نخواستہ ہر حال اس کا شاعری ادبی حلقوں کے لطف جیسا دمیں معروف ہے۔

سدا رہے گی یہی روانی، رواں ہے پانی | بہاؤ اس کا ہے جاودانی، رواں ہے پانی
بہاؤ میں بہہ رہے ہیں موسم، نگاہ منظر | بہائے جاتا ہے سب کو پانی، رواں ہے پانی
کبھی تھے ان راستوں میں قریے، مکان چہرے | یہ داستاں ہے مگر پرانی، رواں ہے پانی
وہاں وہ اقلیم جس پہ سکہ رواں تھا اپنا | یہاں ہواؤں کی حکمرانی، رواں ہے پانی
وہ راستے جن کبھی ای روانی میں بہہ چکے ہیں | بکھر چکیں وہ رُتیں سہانی، رواں ہے پانی
یہاں میں ٹھہرا رہا ہوں پہلے سفر کی باتیں | مگر کہاں اب وہ شادمانی، رواں ہے پانی
یہ اشک دھندلا سے ہیں، مبہم رہا سے ہیں | نگاہ میں یاد کی کہانی، رواں ہے پانی
وہ محفلیں ہیں نہ اب وہ ساتھی رہے ہیں باقی | نہ اب وہ بچپن، نہ وہ جوانی، رواں ہے پانی

کن بہرے گا، سدا برسے گا، ذرا سہج چنو
چنو سہج کہ بادل ہے ٹھہرا، ذرا سہج چنو
چنو دامن بھر کے بنجارہ، مرے میداں سے
چنو خاک میں بکھرا ہے سونا، ذرا سہج چنو
چنو سہج کہ میرا دامن بھرا ہے پھولوں سے
مرے باغ سدا، مرے پھول سدا، ذرا سہج چنو
چنو تم بھی پھول ہی پھول ہیں ساری وادی میں
چنو جیسے میں نے سہج چنا، ذرا سہج چنو
کوئی کانٹا دیکھو، روح میں رہ نہ جائے کہیں
چنو دھیرج میں چنو سہج ذرا، ذرا سہج چنو
مری سہج ہے کونپل ہجراں کی پایاں نازک
چنو سکھیو ذرا تم آہستہ، ذرا سہج چنو
چنو ہیروں میں سدا سرخی میرے ہونٹوں کی
چنو پیلو میں مری سندرتا، ذرا سہج چنو
یہی اجلی سایہ اوڑھ کے میں یہاں سوتی ہوں
پامال نہ ہو کوئی خواب مرا، ذرا سہج چنو

جب خلاف مصلحت جینے کی نوبت آئی تھی
ڈوب مرتے ڈوب مرنے میں اگر دانائی تھی
میں تو ہر ممکن اسے لاتا رہا دل کے قریب
کیا کروں اے دل تری تقدیر میں تنہائی تھی
خوف کا عفریت سانسیں لے رہا تھا دشت میں
رات کے چہرے پہ سناٹے کی دہشت چھائی تھی
شب گزیدوں سے حساب غم چکانے کے لئے
تم نہ آئے تھے مگر صبح قیامت آئی تھی!
میں کہ جس جا کہ ہر جانب زبان خلق تھی
میں کہاں چھپتا کہ میرے کھوج میں رسوائی تھی
دہر میں مشہور تھی شاہد مری بے چارگی
اور ان دیکھے جہانوں پر مری دارائی تھی

تمے فراغت کا آخری دور چل رہا تھا | سبو کنارے وصال کا چاند ڈھل رہا تھا
وہ ساز کی لے کہ ناچتا تھا لہو رگوں میں | وہ حدت ہے کہ لمحہ لمحہ پگھل رہا تھا
فضا میں لہرا رہے تھے افسردگی کے سائے | عجب گھڑی تھی کہ وقت بھی ہاتھ مل رہا تھا
سکوں سے محروم تھیں طرب گاہ کی نشستیں! | کہ اک نیا اضطراب جسموں میں پل رہا تھا
نگاہیں دحشت کی میز سے دور کھو گئی تھیں | تمام ذہنوں میں ایک سایہ سا چل رہا تھا
ہوائے غربت کی لہر انفاس میں رواں تھی | نئے سفر کا چراغ سینوں میں جل رہا تھا
بھڑک رہی تھی دلوں میں حسرت کی پیاس لیکن | دلوں میں تھا آرزو کا چشمہ ابل رہا تھا
بدن پہ طاری تھا خوف گہرے سمندروں کا | رگوں میں شوق شناوری بھی مچل رہا تھا
نہ جانے کیسا تھا انقلاب سحر کا عالم
بدل رہی تھی نظر کہ منظر بدل رہا تھا

چھیڑ خوباں سے — میم۔ الف

[illegible]

اپنی کتابوں پر حسب منشا تعریفی تبصرے کروائیے۔

ادیبوں اور شاعروں کی قسمیں۔

[illegible]

تازہ بہ تازہ

اردو اکیڈمی کلکتہ

[illegible]

Jahangir aims for perfect record

The following article on Jahangir Khan, World Squash Champion, was compiled by Pat Sinclair. Pat Sinclair is editor of *onCourt* Toronto, the newspaper for court games enthusiasts and is reproduced by her kind permission for *al-Hilal*. ———

"As far as I'm concerned, he's the greatest player in the world." Jahangir Khan's North American manager **RON MORTON**, was quoted thus in October 1983, prior to Jahangir's successful move to competing on the hardball circuit.

"I don't think anybody will beat Mark." So said **DAVE TALBOTT**, coach and brother of Mark Talbott, who swept the 1983/84 hardball circuit so thoroughly that there was not a hardball player within reach of the unbeatabll 22-year-old.

The 1983/84 hardball squash season will be long remembered as the year of the Talbott domination of the WPSA Pro Tour. There was not a hardball player in North America who could put out Talbott's fire. He won 15 of 17 singles events to bring his total prize money earnings to an estimated $50,000 and signed endorsement packages with the Toronto Skyline Club as their touring Pro, and Bausch & Lomb, to wear their protective eyewear, "Action Eyes."

Simultaneously, on the other side of the ocean, 19-year-old Jahangir Khan of Pakistan, was sweeping the worl softball circuit in a style of his own — style which precluded the loss of even one match. In fact, Jahangir lost just one game to Phil Kenyon of England in the semis of the I.S.R.F. Individual Championships in New Zealand. Interesting to note that the two played again the following month in the British Masters and Jahangir took his revenge in a 3-0 match which took only 20 minutes to complete.

"A year ago promoters in Europe were complaining that Jahangir's games were lasting too long. One game took over two hours (a world record) at the McGuinness World Championships in Toronto two years ago. They complained it was ruining squash. So we told him to go out and kill them. Now he beats them in no time and promoters are bitching because the matches are too short." pointed out Morton, who is also part owner with Jahangir and his cousin and coach, Rahmat Khan, in a squash equipment company called Unsquashable.



It wasn't until last October that the two champions (they called them both world champions of their respective games) met. It was Jahangir who crossed the ocean to play on the narrower court with the faster 70+ ball. His decision was based in part on the lure of increased prize money, stronger corporate backing and product endorsement that North America offers. However, he had won everything in squash but the hardball and it was a personal goal which he set out to conquer. Any why not, when his native name actually means 'conqueror'?

Both Jahangir and his father Roshan have been world champions, and Torsam, Jahangir's older brother, was a top ten world ranked player. It was small wonder then that dinners at the Khan residence were often filled with the sound of squash. But who was the better player?

Sadly, Torsam died of a heart attack at the age of 28, while playing the Australian Open in 1979, before ever having had a chance to win the World Championships or play the North American hardball game. Roshan, on the other hand, had played and won the North American Open along with the Australian, British, Canadian and Pakistani Championships, all in one year. Thus he became the only player ever to win the Grand Slam of Squash and because of this tremendous achievement was invited to the White House to meet John F. Kennedy who had seen him play. Roshan's accomplishments of two decades earlier were not easy to match and he knew it, ending discussions with Jahangir over who was the better player, with..."Oh yeah — but you didn't win the hardball."

Today, Jahangir has made his mark on North American squash, and proved that he is capable of dominating both halves of worldwide squash. However he still must win the North American Open, May 3-6, in New York, which his father won three times in a row. Jahangir has won the first two WPSA hardball events he has played to date. He defeated Mark Talbott at the Boston Open and again at the Fleischmann's World Pro Squash Championships in Toronto. An endorsement with Power Sports Shoes has made him squash's leading money maker. The season is not over yet though. Jahangir must win three more tournaments if he is to maintain a perfect record of tournaments played. **The 1984 Skyline Canadian Open Squash Championships from April 26-30 at the Skyline Hotel in Toronto, followed by the North American Open and the Mennen Cup, May 7-11.**

Few people know that Jahangir is an honourary Captain of the Pakistani International Airlines which includes an undisclosed salary. He is also a Colonel of the Pakistani Air Force — with salary. Does anyone know whether this man can fly? Jahangir has been unofficially adopted by President Zia and meets with him from time to time. The President often gives him land parcels as presents after victories. In fact, Jahangir has accomplished something that not even President Zia has managed — his picture adorns a recent edition of a Pakistani stamp. Jahangir seems to have an in with Presidents. During February he was in Washington D.C. to play an exhibition for Ronald Reagan and the Pakistani United Nations Ambassador.

At the start of the 1983/84 hardball squash season, when Jahangir announced his intention to play at least part of the North American circuit, the question was, could the world's best softball player beat Mark Talbott? Some, including Mark's brother, Dave, believed that Jahangir was capable of winning, but he would need two or three months of practice to adapt to the different game. If there were any questions, they now seem answered and the new dispute is, can Mark win a match against Jahangir this year? In fact, do any of our hardball players have what it takes to stop Jahangir Khan's almighty game?

بھارت نے پاکستان کو عبرتناک شکست دیکر ایشیائی کپ جیت لیا

پاکستان کی ساری ٹیم ۱۳۴ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی



بھارتی یقین دہانی کے پیش نظر سیاست دانوں کو اعتماد میں لینے کی ضرورت نہیں

بے نظیر واپس لوٹ آئے تو اسے مزید اہم ذمہ داریاں سونپی جا سکتی ہیں • صدر ضیاء الحق

ایک سو ہندوستان بھی مل کر سری لنکا کو غلام نہیں بنا سکتے ، جے وردھنے

لاہور میں طلبہ کے احتجاجی مظاہرے جاری ہیں

یونینوں کی بحالی کیلئے دائیں بازو اور بائیں بازو کی تنظیموں میں اتحاد کا امکان

امریکہ اور اسرائیل کے میان نیا خفیہ فوجی معاہدہ

راز فاش ہونے پر امریکی حکام شدید پریشان ہو گئے

بنگلہ دیش میں زبان کا مسئلہ حل ہو گیا

ہر کارگیر گھانا نے اپنے خلاف عدم اعتماد کا پس منظر خود پیش کر دیا ہے ، خواجہ خیر الدین

قصاص و دیت کے مسئلہ پر زبردست تنازعہ ۲۶ ارکان نے اجلاس کے بائیکاٹ کی دھمکی دیدی

چوہدری الطاف نے اپنا تیار کردہ مسودہ تھوپنے کی کوشش کی ہے (قاضی لطیف) اسلامی ملک میں اس قسم کی رپورٹ کا پیش کیا جانا المیہ ہے : مولانا کاندھلوی

رپورٹ کے مرتبین نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے

امریکی سفارتکاروں نے بعض دہشت پسندوں کو افغانستان کے راستے بھیجا

ایم آر ڈی کی جماعتوں نے فقہ حنفی کے نفاذ پر اتفاق کیا تھا ۔ حامد میاں



جمعرات کو بھارتی پنجاب کے شہر ... میں پولیس اور ... کے درمیان تصادم کا ایک منظر

Jah

The followin… Khan, Worl… was compile… Sinclair is … Toronto, the… games enthus… ced by her … al-Hilal. —

"As far as I … greatest pl… Jahangir Kh… manager R… quoted thus i… Jahangir's s… peting on th…

"I don't th… Mark." So … coach and b… who swept … circuit so th… not a hardb… of the unbea…

The 1983/8… will be long … of the Tall… WPSA Pro … hardball pl… who could … won 15 of … his total pri… estimated … endorseme… Toronto Sk… ing Pro, a… wear thei… "Action Ey…

Simultaneo… the ocean, … of Pakistan … softball cir… — style wh… even one … lost just o… of Englan… I.S.R.F. I… in New Ze… that the tw… ing month… and Jahan… 3-0 matc… minutes t…

"A year … were com… games we… game-too… record) … Champion… ago. They … squash. S… kill them… time and… because … pointed … part own… cousin a… a squash … Unsquas…

fortnightly Vol.13 No.3 April 25, 1984 **50 ¢**

al-Hilal Ph: (416) 474-9292, 493-4374

338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

Editor: **S. Sajjad Hyder**
Managing Dir. **M. Lateef Owaisi**

طلبہ کے ہنگاموں کی بنا پر ۲ میڈیکل کالج بند کر دیئے گئے

پشاور میں پولیس اور طلبہ کے تصادم میں آٹھ افراد زخمی ہو گئے، کراچی میں مظاہرہ

[illegible]

میں انتخاب میں حصہ نہیں لونگا — صدر جنرل ضیاء الحق

[illegible]

نوابزادہ نصراللہ خاں رہا کر دیئے گئے

مارشل لا سے جان چھڑانے کا طریقہ صرف عام انتخابات ہیں

[illegible]

نئے گورنر کے حکم پر ۲۸۱ سیاسی کارکنوں کو رہا کر دیا گیا

ممتاز بھٹو، جتوئی اور معراج محمد خان کو بھی عنقریب رہا کر دیا جائے گا

[illegible]

پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد مشروط کر دی گئی

اسرائیل اور مصر کے لئے فوجی امداد میں اضافہ کر دیا گیا

[illegible]

طلبہ کو منتشر کرنے کیلئے فائرنگ

شب اونوز کالج غیر معینہ عرصے کے لئے بند کر دیا گیا

[illegible]

اسلامی جمعیۃ طلبہ کے تین کارکنوں کو فوجی عدالت سے پھانسی، حبس اور قید سخت کی سزائیں

عظمت اور پرویز کو ایک سال قید با مشقت اور ایک لاکھ جرمانہ، طاہر کو ۲ ماہ قید سخت اور ۵ ہزار روپے جرمانہ ادا کرنا ہوگا

[illegible]

ملک میں ۱۳ لاکھ افراد منشیات کے عادی ہیں

[illegible]

پاکستان میں ہفتے میں دو چھٹیاں

[illegible]

پاکستان میں بھٹو کی پانچویں برسی

[illegible]

حکومت آزادانہ و غیر جانبدارانہ انتخابات کرانے پر آمادہ نظر نہیں آتی — بے نظیر

اقتدار عوام کو منتقل نہ کیا گیا تو وہ اپنے قوانین خود وضع کر لیں گے

[illegible]

۸ سالہ ترنم کے قتل کے دو ملزموں کو سزائے موت

تین ملزموں کو ناکافی شہادت کی بنا پر بری کر دیا گیا

چھ سال کے طویل عرصہ کے بعد مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا

[illegible]

بھارت میں مسلمانوں کی آبادی ... [illegible]

[illegible]